بے خواہاں ہیں دونوں ممالک کے جواں سال سربراہ مسٹر راجیو گاندھی اور محترمہ بے نظیر بھٹو اپنا مثبت اور تعمیری رول ادا کرکے عصری تاریخ میں اپنا ایک ممتاز مقام بنا سکیں گے۔

پاکستان میں غیر جانب دار اور منصفانہ انتخابات کے نتیجہ میں بے نظیر نے جو قیادت سنبھالی اور پاکستانی عوام نے جس طرح P.P.P کو اقتدار سونپا اس کو لے کر حسب روایت ہمارے نام نہاد قومی پریس اور بعض اخبارات کے ذمہ داروں اور کالم نویسوں نے ایک مرتبہ پھر بدنام زمانہ شاہ بانو کیس کی طرح "بنیاد پرستی"، "رجعت پسندی" اور "مذہب وابستگی" کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کیا اور اس تاثر کو پوری قوت اور زورِ استدلال کے ساتھ عام کرنے کی کوشش کی کہ اب جبکہ پاکستانی عوام نے اسلام کو (نعوذ باللہ) مسترد کر دیا ہے اور ایک سوشلسٹ نظریات کی پارٹی کا ساتھ دیا ہے تو بھارت کے مسلمان ہر وقت اسلام، ملی تشخص اور بنیاد پرستی کا نعرہ کیوں بلند کرتے ہیں؟ حالانکہ پاکستانی عوام نے نہ اسلام کو مسترد کیا ہے اور نہ اسلامی قوانین و ضوابط سے انحراف اور عدم دلچسپی کا اظہار، البتہ انھوں نے اسلام کے ان نام نہاد علمبرداروں، ٹھیکہ داروں، اور اسلام، پیغمبر اسلامؐ اور قرآن کریم کے مقدس ناموں اور پیغام کا مسلسل استحصال کرکے اپنا سیاسی الّو سیدھا کرنے والوں کو مسترد کر دیا۔ پاکستان کے حالیہ انتخابات اسلام اور غیر اسلام کے درمیان نہیں بلکہ جمہوریت اور غیر جمہوریت کے درمیان تھے۔ لوگوں نے ایک ایسی پارٹی کا انتخاب کیا جو ان کے دینی تشخص کے تحفظ کے ساتھ ساتھ جمہوری اور آئینی حقوق

کی حفاظت کی دعویدار ہے۔ چنانچہ بے نظیر نے اپنے پورے الیکشن مہم کے دوران اور اقتدار سنبھالنے کے بعد آج تک اسلامی اصول و تعلیمات کی مخالفت کی، اور نہ اسلامی افکار و نظریات کے خلاف کوئی بات یا حرکت کی، بلکہ سچ بات تو یہ ہے کہ اس نے روز اول سے نہ جذباتی نعروں کا سہارا لیا، نہ غیر حقیقت پسندی کا ثبوت دیا، نہ انتقام کی پالیسیوں کی بات کی اور نہ کوئی ایسی اوچھی حرکت کی جس سے چھچھورے پن کا ثبوت ملے۔

ہمارے ملک کے جانب دار، منفی سوچ رکھنے والے قومی پریس کے نمائندوں کو یہ حقیقت ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دین اسلام ایک سائنٹیفک مذہب ہے۔ اس کے قوانین و ضوابط اگرچہ عالمی، اٹل اور ناقابل تنسیخ ہیں اس کے باوجود یہ عالمی اور دائمی مذہب ہے اس لئے اپنے دامن میں ہر دور کے الجھے مسائل کا منصفانہ، حکیمانہ فطری اور حقیقت پسندانہ حل رکھتا ہے۔ زمانہ چاہے لاکھ کروٹیں لے، ترقی کی بے انتہا منزلوں کو طے کرلے، اس کے اصول و اقدار اپنی جگہ باقی رہیں گے، اور اسی کی روشنی میں جدید مسائل کے حل ڈھونڈے جائیں گے۔

ندوۃ المصنفین دہلی کے زیر اہتمام اور اردو اکادمی کے تعاون سے ۲۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو غالب اکیڈمی نئی دلی میں مفکر ملت حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رح کی یاد میں کل ہند پیمانے پر ایک اہم علمی سمینار منعقد ہوا جس کی صدارت ممتاز عالم دین اور مفکر حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے کی۔ اس موقعہ پر کئی مرکزی وزراء سمیت ملک کے اہم اسکالرس، علماء، ادباء، شعراء، صحافیوں اور دانشوروں نے شرکت کی، اپنے گرانقدر خیالات کا اظہار کیا اور بیش قیمت مقالے پیش کئے اور اس طرح حضرت مفتی صاحب رح کی گوناگوں علمی، دینی، اصلاحی، فقہی، تنظیمی اور سیاسی خدمات کو

(باقی صفحہ ۶۴ پر)